© rasailojaraid.com

باسمہ تعالیٰ' حامداً و مصلیاً

کیا عورت کی امامت میں مرد نماز پڑھ سکتے ہیں؟

ڈاکٹر محمد حمید اللہ (پیرس)

محترم جناب ایڈیٹر صاحب ماہنامہ الشریعہ (گوجرانوالہ)

سلام مسنون و رحمتہ اللہ و برکاتہ۔ آج ۱۰ ستمبر ۱۹۹۲ء کو یہاں مقدس عید میلاد ہے۔ اس کی مبارکباد عرض کرنے سے آغاز کرتا ہوں۔ آج صبح آپ کا اگست ' ستمبر کا دہرا شمارہ جواز راہ کرم بھیجا گیا ہے' پہنچا' **جزا کم اللہ فی الدارین خیرا**"۔ اس میں میرا ایک عریضہ بھی چھپا ہے اور اس کی ایک فاضل کے قلم سے نکلی ہوئی تنقید بھی پڑھنے پر جو باتیں ذہن میں آئیں پیش کرنے کی جسارت کرتا ہوں۔ انھیں کوئی اہمیت نہیں چاہیے نہ چھاپیں بلکہ ردی کر دی جائیں۔ مقصد صرف آپ کو آگاہ کرانا ہے۔

پہلی چیز یہ ہے کہ تمنا ہے کہ پروف خوانی آئندہ بہتر ہوجائے ۔ اس دفعہ سرسری پڑھنے میں نظر آیا کہ

صفحہ	سطر	مطبوعہ	بجائے	صفحہ	سطر	مطبوعہ	بجائے
۲۷	۱۱	"اہل"	"اہل بیتھا"	۲۸	۱۲	مزکورہ	مذکورہ
۲۹	۱۲	قون	قران	۳۰	۲۳	استیزان	استیذان
۳۱	۱۳	قانون	خاتون	۳۲	۱۵	قلی	قطنی
۳۳	۲۳	شافی	شافعی	۳۴	۲۳	Lame	Lane
۳۴	۲۴	یزکر	(؟) یذکر	۳۵	۲۴	موت	(؟) موتی
۳۶	۸	نال	(؟) فال	۳۵	۱۴	دوگاؤں	(؟) دو گاؤں
۳۷	۸	مزکورہ	مذکور	۳۷	۴	جل	(؟) جلد

میرے پاس میرے گزشتہ عریضے کی نقل نہیں ہے۔ مجھے تردد ہے کہ صفحہ ۴۶' سطر (۲۲) میں بھی سہو ہے۔ وہاں " موذن اور امام " کی جگہ "موذن اور غلام " مراد ہے۔ امام عورت سب سے آگے تنہا ہوگی۔ میرے ذہن میں ایسی کوئی حدیث یا فقہاء کا اجتہادی فیصلہ نہیں ہے کہ عورت امام بنے تو لازما دوسری مقتدی عورتوں کے وسط میں کھڑی رہے۔ ام المومنین حضرت عائشہؓ کا ایسا طرز عمل' میری دانست میں' اس لئے تھا کہ انؓ کے کمرے میں کافی جگہ نہ تھی۔

دوسری چیز یہ ہے کہ پاکستانی اخباروں میں شائع شدہ حال میں ایک نئی چیز میری طرف منسوب نظر آئی اور وہ یہ کہ " حجاب سے مراد شرم و حیا ہے اور اس کا اطلاق مرد و عورت دونوں پر ہوتا ہے"۔ مجھ سے عورت کے نقاب کے متعلق سوال تو کیا گیا تھا لیکن مجھے جواب کا موقع نہ ملا۔ مذکورہ مطبوعہ بیان صحیح نہیں۔ میری دانست میں عورت کو اجنبیوں کے سامنے چہرا ڈھانکنا قرآنی حکم ہے۔ قرانی حکم کو کون بدل سکتا؟۔

تیسرا امر یہ ہے کہ مجھے اپنی افتاد طبع کے باعث بحث مباحثہ اچھا نہیں لگتا لیکن ایک حدیث نبویؐ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے باعث ایسا کرنا پڑتا ہے۔ "اختلاف ائمتی (یا : امتی) رحمتہ " مشہور حدیث شریف ہے یعنی مسلمان امت میں (یا : مسلمان فقہاء میں) باہمی اختلاف رائے ایک رحمت خداوندی ہے۔ حضور اکرم نے یہ نہیں فرمایا کہ اختلاف حرام ہے۔ یہ بھی ارشاد نہ فرمایا کہ وہ مباح ہے۔ بلکہ یہ کہ وہ اللہ کی رحمت ہے! یعنی منشا اگر ہٹ دھرمی اور بدنفسی نہ ہو بلکہ پوری نیک نیتی سے ' اور حق بات کی تلاش کے لئے ہو یہ اتنی اچھی چیز ہے کہ اسے اللہ کی رحمت کہنا پڑتا ہے۔ یہاں میں اس خاص بحث میں نہیں پڑونگا۔

میرے فاضل ناقد نے مضمون کے صفحہ (۳۰) سطر (۲۴) میں فرمایا ہے کہ رسول اکرمؐ کا ہر ہفتہ حضرت ام ورقہؓ کے ہاں جانا میری ایجاد بندہ ہے۔ میں یہ خط عجلت میں لکھ رہا ہوں۔ حوالے کی کتابیں پاس نہیں ہیں۔ لیکن میں یقین دلاتا ہوں کہ ایسا نہیں ہے۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ یہ صحیح حدیثوں میں پڑھی ہوئی چیز ہے۔ ایک صحابی فرماتے ہیں کہ بی بی ام ورقہؓ اک خاص کھانا یا شوربہ تیار کرتی تھیں جو وہ رسول اکرمؐ کو پیش کرتی تھیں اور یہ بڑا لذیذ ہوتا تھا۔ ہم رسول اللہ کے ہمراہی اس کی کشش سے ہر جمعہ کو نماز کے بعد حضور اکرم کے ہمراہ بی بیؓ کے مکان کو جایا کرتے تھے۔

ممدوح کی تنقید میں صفحہ (۳۱) کا بیان میری ناچیز فہم میں معقول بات نہیں کہ موذن اذان کے بعد کسی دوسری مسجد میں جاکر نماز پڑھے اور یہ کہ بی بیؓ کا غلام بھی ایسا ہی کرتا ہوگا۔ میری عاجزانہ گزارش ہے کہ موذن کا مقصد ہی یہ ہوتا ہے کہ کسی کمرے کی تین چار عورتوں کو نہیں ' بلکہ آس پاس محلے کے سارے لوگوں کو نماز کے لئے بلائیں۔ صرف عورتوں کیلئے عورت بھی اذان دے سکتی ہے۔ واللہ اعلم۔

ایک اور بات یہ بھی عرض کرونگا کہ سنن ابی داؤد میں اس قصے کا عنوان " باب امامۃ النساء " ہونا بتاتا ہے کہ یہ آج کی بات اور میری ایجاد بندہ نہیں ہے ' وہ حضرت ابوداودؒ جیسے عظیم المرتبت محدث کی توجہ منعطف کراچکی ہے۔ یہ تو مجھے نہیں معلوم کہ اس کا انھوں نے ایک اجتہادی اور اختلافی مسئلہ ہمعصروں کے لئے بنایا یا نہیں لیکن یقیناً" انھوں نے اس حدیث کو غلط اور جعلی اور نامناسب نہیں سمجھا۔

ایک آخری بات یہ گزارش کرنی ہے کہ مردوں کے لئے عورت کی امامت کی کبھی کبھی ضرورت آج بھی پیش آتی ہے۔ چند سال کی بات ہے کہ ایک افغان (مسلمان) لڑکی یہاں باریس کو تعلیم کے لئے آئی تھی۔ میری ملاقات تھی۔ ایک دن وہ خوشی خوشی میرے پاس آئی اور کہنے لگی: ایک ہالینڈی نوجوان میرا ہمجماعت ہے۔ بحث مباحثے بھی رہتے ہیں۔ اللہ کا شکر ہے کہ وہ مسلمان ہونا چاہتا ہے۔ پھر وہ ہالینڈی مسلماں بھی ہوا اور ان کا نکاح بھی میں نے ہی پڑھایا۔ نکاح کے دوسرے دن سویرے وہ افغان بہن بھاگی بھاگی میرے پاس آئی اور کہنے لگی کہ میرا شوہر دینی احکام کی پوری پابندی کرنا چاہتا ہے مثلاً" پنج وقتی نمازیں ' لیکن ابھی اسے نہ سورۂ فاتحہ زبانی یاد ہوا ہے اور نہ تشہد۔ وہ اصرار کرتا ہے کہ میں امامت کروں اور وہ میرے پیچھے رہ کر میری حرکتوں کو دیکھ کر خود بھی ویسا ہی کرے۔ میں کیا کروں؟ میں نے اس عزیز بہن کو حضرت ام ورقہؓ کا قصہ سنایا اور کہا کہ اپنے شوہر سے کہو کہ جلد سے سورہ فاتحہ اور تین چار چھوٹے سورے ' اور تشہد (التحیات) او رکوع و سجود کی دعائیں یاد کرلے۔ اور ایسا ہونے تک چند دن تک تم امامت کرو اور تمھارا شوہر مقتدی رہا کرے۔ اس پر اس بہن نے کہا: صدقے جاؤں اس نبیؐ کے جس نے

باقی صفحہ ۱۱ پر

© rasailojaraid.com